Regd No. L. 5254 — 87 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

از الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ **الفضل** لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۱؎

یوم شنبہ ۲۱ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ — ۲۸ شہادت ۱۳۳۰ھش — ۲۸ اپریل ۱۹۵۱ء — نمبر ۱۰۰

## نئی انڈونیشی مخلوط وزارت کی پالیسی

جکارتا ۲۷ اپریل۔ انڈونیشیا کی نئی مخلوط وزارت نے اپنی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ نئی کابینہ ریاست ہائے متحدہ انڈونیشیا میں ولندیزی نیوگنی کو شامل کرنے کے لئے پوری کوشش کرے گی۔ اور گول میز کانفرنس میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان پر نظر ثانی کا مطالبہ کریگی اور جو شقیں انڈونیشیا کے مفاد کے خلاف ہیں۔ انہیں نکال دینے پر زور دے گی۔ نئی کابینہ یہ بھی کوشش کرے گی کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ میں جو موجودہ رشتہ یونین کا ساہے وہ گھٹ کر محض ایک بین الاقوامی معاہدہ کا سارہ جائے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی وانشراح صدری و عصمت وحیا و صدق وصفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ افضل واعلےٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفیٰ تھے۔ اس لئے خدائے جلشانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۴)

# ہندوستان پر مسئلہ کشمیر کو پُرامن طریق سے حل کرنے پر زور دیا جائے۔ وزیر خارجہ پاکستان کی اقوام عالم سے اپیل

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ دنیا کی قومیں ہندوستان پر دباؤ ڈالیں۔ اور اسے مسئلہ کشمیر کو پُرامن طریقے سے حل کرنے پر آمادہ کریں۔ کل انہوں نے ایک تقریب میں جو [illegible] ۱۹۶۱ء میں ترتیب دی گئی تھی تقریر کرتے ہوئے کہا ایک طرف ہندوستان برابر ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اس مسئلے کے خاطر خواہ حل کے راستہ میں روک اوٹ پڑ رہی ہے۔ اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ پاکستان انجمن اقوام متحدہ کے تمام فیصلوں کو منظور کرتے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اب ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ممالک بیدار ہو چکے ہیں۔ اور عالمگیر امن پر گہرا اثر ڈال سکتے ہیں۔ کل وزیر خارجہ نے امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین اچیسن سے ملاقات کی۔



## ٹکسال کے نزدیک جلسوں جلوسوں کی ممانعت

### دو میل کے علاقہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۲۷ اپریل۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ان اختیارات کی رو سے جو انہیں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت حاصل ہیں ٹکسال سے دو میل کے حلقہ کے اندر لاؤڈ سپیکر کا استعمال۔ جلسوں کا انعقاد۔ جلوس کا مظاہرہ اور پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع ممنوع قرار دے دیا ہے۔ یہ حکم آج ہی سے نافذ متصور ہوگا۔ اور ایک ماہ تک رہے گا جب دستور جنازے شادیوں کی باراتیں نماز اور سرکاری تقریبات اس سے مستثنیٰ ہونگی۔

## جبرالٹر میں ایک برطانوی بحری جہاز کے پھٹ جانے سے سارے کا سارا شہر لرز گیا

جبرالٹر ۲۷ اپریل۔ آج جبرالٹر میں ایک برطانوی بحری جہاز جو گولہ بارود سے لدا ہوا تھا۔ ایک ہولناک دھماکے سے پھٹ گیا جس سے سارے کا سارا شہر لرز گیا۔ نزدیک کے ایک ہسپانوی شہر کی بھی متعدد کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ اور سینکڑوں آدمی زخمی ہو گئے۔ عملہ جہاز کے بارہ رکن ہلاک ہو گئے۔ گزشتہ دو ہفتوں میں یہ دوسرا برطانوی جہاز ہے جو تباہ ہوا ہے۔

## برطانیہ تیل کمپنی کی ضبطی نہیں مانے گا

طہران ۲۷ اپریل۔ ایران میں مقیم برطانوی سفیر نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ تیل کو قومی ملکیت بنانے کے اصول کا جہاں تک تعلق ہے۔ برطانیہ کو ایرانی عوام سے ہمدردی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ برطانیہ اینگلو ایرانی آئل کمپنی کی ضبطی کو مان لے۔ آپ نے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ ایرانی مجلس تیل کمیٹی کے فیصلے کو بہت جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔

## - جنگ کوریا -

ٹوکیو ۲۷ اپریل۔ جنگ کوریا کے متعلق تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونسٹوں کا خاص دباؤ مغرب پر ہے۔ اور انہوں نے اس محاذ پر اپنے ۵ ڈویژن جنگ میں جھونک دیئے ہیں۔ اور سیئول پر جانے والی دو بڑی سڑکوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ انچون سے لے کر وسطی محاذ کے آخر تک ۸۵ میل لمبے محاذ پر گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ خبر آئی ہے کہ بہت سے اتحادی دستے اصل فوجوں سے کٹ گئے ہیں۔

## کوریا میں حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کی جائے

واشنگٹن ۲۷ اپریل۔ جنرل میکارتھر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جب سے چین نے کوریا کی جنگ میں مداخلت کی ہے۔ امریکہ نے اپنی پالیسی کی وضاحت نہیں کی۔ اسے چاہیئے کہ وہ کوئی حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کرے۔ جس کا مقصد جلد از جلد جنگ کو ختم کر کے وہاں امن قائم کرنا ہو۔ اس سے شاید بہت سی امریکی جانیں بچ جائیں۔ آپ نے کہا ان ملکوں کے لئے جن کی فوجیں وہاں محض برائے نام لڑ رہی ہیں۔ یہ کہنا آسان ہے کہ اقوام متحدہ کی موجودہ پالیسی کو

## قومی ملکیت کے فیصلہ کو جلدی عملی جامہ پہنایئے

### تیل سے متعلقہ خاص کمیٹی کا فیصلہ

طہران ۲۷ اپریل۔ ایران کی مجلس نے تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے متعلق جو خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے فیصلہ دیا ہے کہ قومی ملکیت کے فیصلہ کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنایا جائے۔ اب اسے رسمی منظوری کے لئے ایوان کے پاس بھیجا جائے۔ جس کے بعد سینیٹ کی منظوری ہوگی جس سے یہ فیصلہ قانونی شکل اختیار کرے گا۔ بحیرہ کیسپین میں رشد کے مقام پر انتہا پسندوں اور اعتدال پسندوں میں جھڑپ ہو گئی۔ اور چند افراد کو زخم آئے۔ پولیس نے بر وقت قابو پا لیا۔

## مختصرات

لاہور ۲۷ اپریل۔ حکومت پنجاب نے کارپوریشن لاہور کے موجودہ ایوان کی میعاد ۶ ماہ اور بڑھا دی ہے یاد رہے کہ پہلے ایوان کی مدت یکم مئی کو ختم ہو رہی تھی

بمبئی ۔ ۲۷ اپریل۔ کل ترقی پسند گروپ کے ایک اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جی۔ آر۔ جی پائن ڈیکر نے ہندوستان کو مشورہ دیا کہ اسے کشمیر کو پاکستان کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ آپ نے پٹ سن اور کپاس کی نایابی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو اس معاملے میں پاکستان سے جھک کر مفاہمت کر لینی چاہیئے۔ ایک بھاری نقصان اٹھانے کے بعد مفاہمت کرنا زیادہ فائدہ رساں نہ ہوگا۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ انڈین اسٹرالاجیکل انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی کے ڈائرکٹر پنڈت رام سروپ شرما نے کہا ہے کہ اس سال جون میں مسٹر چرچل کی حیثیت بہت نمایاں ہو جائے گی۔ اور مارچ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء کے وسط تک وہ برطانیہ کے وزیر اعظم رہیں گے۔



مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

# اسلام اور احمدیت کے سپاہیو!

"آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کا بوجھ اٹھایا ہے۔ اب سولھویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی ہو گئی ہے"



"اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے۔ اٹھو اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو"

"تحریک جدید کے سولھویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں"

اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ۳۰ اپریل قریب آ گئی کیا بقایا صاف کر لیا؟ اگر نہیں تو ان چند ایام کو غنیمت سمجھیں۔ اور اپنے سولہ سال کے بقایا کو بے باق کر لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

## ایک ہزار لائبریریوں میں اسلامی لٹریچر بھجوانے کی تحریک

### جماعت احمدیہ قصور کی طرف سے شاندار وعدہ

آج مکرمی ملک عبدالرحمٰن صاحب قصوری ربوہ تشریف لائے میں نے ان سے اس تحریک کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ قصور کی طرف سے پچاس جلدوں کا وعدہ لکھ لیں۔ قصور پہنچ کر میں ان کی قیمت بھجوا دوں گا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیرا۔

جن جماعتوں نے ابھی اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے امراء اور پریذیڈنٹوں کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کے لئے تحریک کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں تحریک کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ناظر تالیف و تصنیف ربوہ

## تحریک جدید کی مطبوعہ کتب

(۱) تفسیر کبیر جلد اول (سورۃ فاتحہ اور پہلے ۹ رکوع سورہ بقرہ) قیمت ۵-۸-۰
(۲) تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم (سورۃ العادیات تا سورہ کوثر) " ۶-۸-۰
(۳) تفسیر سورہ کہف " ۱-۸-۰
(۴) اسلام اور ملکیت زمین۔ " ۲-۸-۰
(۵) New World Order (نظام نو کا انگریزی ترجمہ) " ۱-۰-۰

ملنے کا پتہ: وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

**درخواست دعا** عرصہ دراز سے میری مامی صاحبہ اہلیہ چودھری محمد علی خانصاحب نواب شاہ سندھ بیمار چلے آ رہے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درویشان قادیان اور جملہ احباب سے محترمی مامی صاحبہ کے لئے دردِ دل سے صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے (خاکسار ظفر اللہ خان نواب شاہ سندھ)

# مسجد مبارک ربوہ اور جماعت ہائے احمدیہ

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو مسجد مبارک ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا اور ساتھ ہی حضور نے تحریک فرمائی تھی کہ احباب جماعت اس مسجد کی تعمیر میں مالی حصہ لیں۔ اس تحریک کے پہنچتے ہی مخلصین نے عملی رنگ میں لبیک کہنا شروع کر دیا۔ لیکن بعض کے وعدہ جات تو کئے لیکن ابھی تک ادا نہیں کئے۔ حالانکہ وعدہ پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء تھی۔ مومن اپنے وعدہ کا پابند ہوتا ہے۔ اس لئے جن احباب کے ذمہ ابھی تک بقایا ہے۔ وہ اپنے بقائے جلد ادا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

## سیکرٹریان مال کی خدمت میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ ہر احمدی تحریک سمتبر میں حصہ لے آپ کا فرض ہے کہ خود اس تحریک میں حصہ لیں اور اس تحریک کو ہر احمدی تک پہنچائیں۔ جو احباب تحریک تعمیر میں حصہ لیں ان کے نام نظارت بیت المال میں بھجوائیں تا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں اور اخبار میں شائع کروائے جائیں۔ نظارت بیت المال ربوہ

## شکریہ احباب

(از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مقیم قادیان)

میری بہو بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ عزیزم مہتہ عبدالقادر صاحب کی وفات پر بہت سے بزرگوں۔ عزیزوں اور احباب نے اظہار تعزیت کے خطوط بھجوائے ہیں۔ میں بوجہ ہاتھ کی چوٹ کے جواب تحریر کرنے سے قاصر ہوں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار تمام احباب کی ہمدردی اور اظہار جذبہ اخوت کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

## ہر احمدی وقف پندرہ روزہ سالانہ کو فرض قرار دے

سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے سالانہ پندرہ دن وقف کرائیں۔ اس کا ریکارڈ رکھیں فہرست مرکز میں ارسال کریں۔ اگر کوئی احمدی کسی قرار واقعی مجبوری کی وجہ سے اکٹھے دن نہ دے سکتا ہو تو توڑ کر لئے جا سکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ان ایام کو مثل یوم تبلیغ گزارا جائے۔ سوائے حاجات بشریہ کے کوئی اور کام نہ کیا جائے۔ تبلیغ کے لئے ایسے مقام تجویز ہوں۔ جہاں احمدی کم ہوں یا بالکل نہ ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۱ء

# نبی کی صداقت کا ایک نشان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وکذالک جعلنا لکل نبی عدوًا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورًا ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون۔

یعنی اے نبی ہم نے اس طرح پر ہر ایک نبی کے خلاف انسان اور جن شیاطین دشمن بنائے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے دل میں دھوکہ دینے کے لئے ملمع سازی کی بات ڈالتے ہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا۔ تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تو ان کو اور ان کی افتراؤں کو نظر انداز کر دے

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے نبی اللہ کی صداقت کا ایک واضح نشان بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نبی اللہ کے خلاف کچھ لوگ ضرور ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو اس سے انتہائی درجہ کی دشمنی کرتے ہیں۔ ایسے لوگ عام منکرین سے ممتاز ہوتے ہیں۔ وہ عداوت کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا نشان یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے دل میں جھوٹی اور ملمع سازی کی بات ڈالتے ہیں۔ یعنی وہ نبی اللہ کے خلاف افترائیں گھڑتے ہیں۔ اور پھر ان افتراؤں کو دست بدست ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آگے فرماتا ہے۔

ولتصغیٰ الیہ افئدۃ الذین لایومنون بالاٰخرۃ ولیرضوہ ولیقترفوا ماھم مقترفون

یعنی تاکہ ان کی افترا کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہو جائیں۔ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور تاکہ وہ لوگ اسے پسند کریں۔ اور تاکہ وہ لوگ جو کرتے ہیں کریں۔

یہ نبی اللہ کے خاص دشمن افترائیں گھڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے ہیں۔ تاکہ وہ انکی آگے اشاعت کریں۔ اور وہ منکرین عوام کو نبی اللہ کے خلاف بھڑکائیں انکو اشتعال دلائیں۔ اور وہ ایسی ایسی حرکات کریں۔ جس سے نبی اللہ کی اور اسکی جماعت کی تخویف و ترہیب ہوتی ہو۔

یہ تو نبی اللہ کے خاص دشمنوں کے گروہ کا ذکر ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ یہ تمام دشمنانِ خدا و رسول ایک ہی جماعت سے منسلک ہوں۔ بلکہ کئی جماعتوں کے سرگروہ اس ٹولی میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ انہوں نے باہم کوئی ایک سازشی پروگرام بنا رکھا ہو۔ وہ ایک دوسرے سے الگ الگ رہتے ہوئے بھی یہ مشترکہ کام کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ ان میں نبی اللہ کی خاص دشمنی قدر مشترک ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ان میں سے کوئی افترا بر نبی اللہ کے خلاف گھڑتا ہے۔ تو وہ جانتا ہے۔ کہ فلاں شخص بھی اس معاملہ میں ہمارا ساتھی ہے۔ وہ افترا اس کے کان میں پھونک دیتا ہے۔ یا ویسے ہی اس کو پھیلا دیتا ہے۔ اور نبی اللہ کے تمام دشمن جو دشمنوں کے اس خاص طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کو اچک لیتے ہیں۔ اور پھر اپنی اپنی طرز میں اسکی اشاعت کرتے ہیں۔

کسی مدعی نبوت کے خلاف ایسے خاص دشمنوں کا موجود ہونا بذات خود اسکی صداقت کی دلیل ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں بتائی ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فرماتا ہے۔ کہ ایسے گروہ سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ تو آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ کیونکہ ہم نے یہ مقرر کر دیا ہوا ہے۔ کہ ہمارے مامور کے خلاف ایسا گروہ ضرور قائم ہو۔ اگر ہم چاہتے کہ ایسا گروہ وہ شنیع فعل یعنی افترا سازی نہ کرتا۔ اور ایک دوسرے کے دل میں نہ ڈالتا۔ تو ایسا کر سکتے تھے۔ مگر چونکہ ہم نے اسکو اپنے نبی کی صداقت کا نشان بنایا ہوا ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ اگر ایسا گروہ تمہارے خلاف بھی کھڑا ہوا ہے۔ تو تم اپنا کام کئے چلے جاؤ۔

دراصل یہ گروہ بھی اگرچہ بظاہر نبی اللہ کے خلاف کام کرتا ہے۔ مگر حقیقت میں صداقت کو بالواسطہ پھیلانے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس گروہ کا سب سے بڑا اور واحد ہتھیار کذب طرازی ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اکثر سعید روحیں اس گروہ کی جھوٹی باتیں سنکر تلاش حق کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح صراطِ مستقیم پا لیتی ہیں۔

الغرض یہ نبی اللہ کا کذب باف دشمن گروہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق نبی اللہ کی صداقت کا نشان بنتا ہے۔ اور دوسری طرف سعید روحوں کو تلاش حق کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ ایسا گروہ ہر نبی کے ساتھ لگا دیتا ہے۔

پھر نبی اللہ کے دشمنوں کے خاص گروہ میں سے بھی بعض چیدہ اور ممتاز شخصیتیں ہوتی ہیں۔ قرآن کریم میں ایسی کئی ہستیوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ کہیں تو اس کا نام بتا دیا گیا ہے۔ اور کہیں نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ اسکی وجہ ہم ابھی بیان کریں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں سورہ قلم میں اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی ہی عظیم شیطانی ہستی کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم۔ مناع للخیر معتد اثیم۔ عتل بعد ذلک زنیم۔ ان کان ذا مال وبنین اذا تتلی علیہ اٰیتنا قال اساطیر الاولین سنسمہ علی الخرطوم۔

اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں کسی شخص کا نام نہیں لیا۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا تھا۔ کہ ایک امتی غیر تشریعی نبی اللہ مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں آنے والا ہے۔ جو توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ کا جھنڈا دنیا کے تمام کناروں پر نصب کریگا۔ ضرور ہے۔ کہ اس کو بھی تمام انبیا علیہم السلام والے نشان دیئے جائیں۔ ان میں سے یہ نشان بھی دیا جائے۔ کہ اس کے خلاف بھی ایسا گروہ کھڑا ہو۔ جو اس کے خلاف جھوٹی باتیں گھڑ گھڑ کر ایک دوسرے کے دل میں ڈالے تا کہ اس طرح سب مل کر عوام میں اس کے خلاف اور اسکی جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کریں۔ پھر اس خاص شیطانی گروہ میں سے بعض لوگوں کو ویسا ہی امتیاز عطا کیا جائے۔ جیسا کہ پہلے انبیا علیہم السلام کے وقتوں میں کیا گیا تھا۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف بھی شروع ہی سے کئی ایسی عظیم ہستیاں کھڑی ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے ایک کے متعلق علامہ اقبال نے بھی فرمایا تھا۔ ؎

واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپکی
خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپکی

وغیرہ وغیرہ

الغرض دشمنان احمدیت میں سے ایسی بہت سی ہستیاں ہوئی ہیں۔ جن پر قرآن کریم کے مندرجہ بالا الفاظ صادق آ سکتے ہیں۔ آج کل ایک روزنامہ کے حافظ قرآن جگت باز ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ کہ وہ ان الفاظ کا مکمل نمونہ بن جائیں اور یہ انکی کسرِ نفسی ہوگی۔ اگر وہ کہیں کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں نہیں آیا۔ سنسمہ علی الخرطوم کے الفاظ صاف چغلی کھا رہے ہیں۔ خرطوم عربی زبان میں عمومًا ہاتھی کی ناک کو کہا جاتا ہے۔

دراصل ان الفاظ میں صرف ایک شخص کا نقشہ نہیں کھینچا گیا۔ بلکہ ایک چھوٹے سے گروہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو یہ کام سازش سے کر رہا ہے۔ ان میں سے کوئی تو حلاف مھین ہے۔ کوئی ھماز مشاء بنمیم ہے کوئی ذامال وبنین ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

## ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر کا انتقال

میرے ماموں جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ۲۲ اپریل رات کے آٹھ بجے منٹگمری میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے بڑے بیٹے ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری سے ٹرک میں نعش کو صبح ربوہ ہی لے آئے۔ اور ۲۳ کو ۱۰ بجے صبح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک کثیر جماعت کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔ اور لمبی دعا فرمائی۔

جب ماموں صاحب مرحوم کو قبرستان کے قطعۂ موصیاں میں دفن کرنے لگے تو تابوت کے اوپر رکھنے کے لئے تختوں کا انتظار تھا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی بذریعہ کار قبرستان میں تشریف لے آئے۔ اور قریبًا ایک گھنٹہ تک حضور وہاں ٹھیرے۔ اور آخری دعا کے بعد حضور تشریف لے گئے۔ حضور نے علالت طبع کے باوجود نوازش فرمائی ہے۔

دوسرے دن جناب ماموں صاحب مرحوم کے دوسرے لڑکے محمد حنیف صاحب مینیجر ملٹری ڈیری فارم بھی کراچی سے پہنچے۔ مگر ماموں صاحب کو دفن کیا جا چکا تھا حضرت ماموں صاحب ایک نیک اور سلسلہ کے لئے مسلسل قربانی کرنے والے بزرگ تھے۔ عزیزم مولوی محمد دین صاحب مولوی فاضل واقف زندگی سابق مجاہد البانیہ و مغربی افریقہ حضرت ڈاکٹر صاحب کے منجھلے فرزند تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ قبلہ ماموں صاحب کی مغفرت فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ احباب کرام بھی ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ دل افسردہ ہے۔ انشاء اللہ عنقریب میں ماموں صاحب کے مختصر حالات لکھوں گا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص نوازش اور جناب ماموں صاحب کے نیک انجام سے قدرے اطمینان ہے۔ خاکسار ابوالعطا جالندھری از احمد نگر

# احرار کا یوم تشکر
## اور
# مسلمانوں کو دعوتِ تفکر

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب۔ جامعۃ المبشرین ربوہ

۱۹۴۸ء میں جب احرار کے پلیٹ فارم سے تنظیم و سیاست سے تائب ہونے کا اعلان ہوا تو کسی ناواقف شخص کو دھوکہ لگ گیا ہو تو علیحدہ بات ہے۔ ورنہ احرار کی نبض پہچاننے والے مسلمان اسی وقت بھانپ گئے تھے کہ یہ توبہ نامہ محض آہنی طاقت کا کرشمہ ہے احرار کے اخلاص کا ثبوت نہیں ہے اس لئے انہیں یقین تھا کہ احراری اپنی گذشتہ پالیسی کے مطابق مسلمانوں کے فرقوں کو باہمی دست و گریبان کر کے اپنا راستہ یقیناً ہموار کر لیں گے

احراری مزاج سے اخذ کردہ یہ اندازہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔ احراری تبلیغ اسلام اور تحفظ ختم نبوت کی آڑ لے کر بلوں سے نکل کر سٹیج پر رقص کرنے لگے۔ مسلمانوں کی توجہ احرار کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کی طرف بٹ گئی۔ اور اب تین سال کی کشمکش کے بعد احراری اپنی سیاسی تنظیم کے لئے جس قدر بے قابو ہو رہے ہیں اس کا نمونہ احراریوں کے باوردی جلوس کی شکل میں ہمارے سامنے ہے جس کے ذریعہ سے احرار نے مسلمانوں کو چیلنج کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ "آپ اپنی جماعتی وردی میں ملبوس ہو کر دنیا کو دکھا دیں کہ آپ زندہ ہیں اور پوری طاقت سے زندہ ہیں۔" (آزاد ۲ اپریل ۱۹۵۱ء) اس سے بڑھ کر ستم یہ ہے کہ احرار نے اپنے اس مظاہرہ کو یوم تشکر کے نام سے تعبیر کیا ہے اور اس نام کو اختیار کرتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ اب ہم دوبارہ پاکستان کے خلاف اپنی سیاسی کوششوں کا احرار کھلم کھلا کر رہے ہیں۔ اس لئے جشن تشکر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ بہانہ تراشا گیا ہے کہ احرار الیکشن میں اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ان کی بدولت پنجاب کی سر زمین میں اسلام کو "فتح مبین" حاصل ہوئی ہے۔ (آزاد ۲ اپریل ۱۹۵۱ء)

حالانکہ پنجاب کی اس سیاسی کشمکش کو بدر کے یوم الفرقان کی طرح ایک بے پناہ تقدس بخشنا نہ صرف خود احرار کی رسوائی کا موجب ہے بلکہ اسلام کے ساتھ ایک کھلا کھلا تمسخر بھی ہے جس کو دیکھتے ہوئے کوئی مسلمان احرار کے عقل و فہم پر ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ انتخابات نے ہمارے لحاظ سے ایک بہترین کابینہ پنجاب کو فراہم کی ہے اور ہم موجودہ وزارت کے ساتھ ملک و قوم کی خوشکن تمنائیں وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ احرار کو اس الیکشن سے کیا حاصل ہوا ہے۔ فتح یا شکست جہاں تک احراریوں کا تعلق ہے الیکشن ان کے لئے ناکامی اور شکست کا پیغام نظر آتا ہے۔ چنانچہ احرار کی چند شکستیں بالکل واضح ہیں۔

۱۔ احرار نے اپنے توبہ نامہ کو چاک کر کے حلقہ چک جھمرہ میں محمد علی صاحب باجوہ کو اپنا ٹکٹ دیکر کھڑا کیا۔ اپنے نمائندہ کو کامیاب کروانے کے لئے احراری گاؤں بگاؤں خاک چھانتے رہے بھولے بھالے مسلمانوں کے سر پر قرآن رکھوا رکھوا کر ووٹ کے لئے بھیک مانگی گئی۔ جعلی ووٹ بھگتانے کی ہوس میں کئی دفعہ احراری نمائندہ کو "مروائی" کے سامنے ہاتھ جوڑنے پڑے۔ مگر ان تمام عیاریوں اور مکاریوں کے باوجود احرار کا واحد نمائندہ بری طرح ہار گیا۔ اور احراری ۱۹۴۶ء کی طرح ۱۹۵۱ء میں بھی سو فیصدی فیل ہو گئے۔

۲۔ مجلس احرار سے چولی دامن کا ساتھ رکھنے والی جماعت اسلامی نے ملتان میں جو پنچائت قائم کی اس میں جماعت اسلامی کے تھرڈ کلاس دو عہدیداروں کو ۱۰۴ اور ۸۲ ووٹ ملے۔ مگر سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو پانچ اور محمد علی صاحب جالندھری کو صرف ۱۶۔ اس سے پبلک پر عیاں ہو گیا کہ احرار کے "امیر شریعت" اور دوسرے بڑے لیڈر "اسلامی پنچائتی نظام کی رو سے مصالح" بھی نہیں ہیں۔

۳۔ ملتان (جسے احرار کے امیر شریعت کی اقامت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور جہاں پچھلے سال ہی احراریوں نے بڑے وسیع پیمانے پر کانفرنس کر کے احمدیوں کے خلاف ریزولیوشن پاس کئے تھے) وہاں کی مجلس احرار الیکشن میں خود احرار کے خلاف ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور احرار کو اپنے ہی ہاتھوں ملتان والی شاخ کو توڑنا پڑا۔

۴۔ اکثر مقامات پر احراریوں کی صریح مخالفت کے باوجود وہ مسلم لیگ جسے یہ لوگ انگریز کی ایجنٹ پارٹی کہتے تھے بھاری اکثریت سے دوبارہ کامیاب ہوئی۔ (ملاپ ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء)

۵۔ ۱۹۴۴ء میں مسلم لیگ کے اجلاس میں جب مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی نے احرار سے متاثر ہو کر یہ قرارداد پیش کرنا چاہی کہ احمدیوں کو مسلم لیگ سے خارج کر دینا چاہئیے۔ اس پر قائد اعظم نے نہایت خفگی کا اظہار کیا اور ریزولیوشن کو اجلاس میں پیش کرنے کی بھی اجازت نہ دی۔ مگر قائد اعظم کی وفات کے بعد سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے پھر وہی راگ الاپنا شروع کیا اور کہا "ہماری فتح ہو گی اگر مسلم لیگ نے احمدیوں کو ٹکٹ نہ دیا۔" (آزاد کانفرنس نمبر) مگر مسلم لیگ نے اعتراضات کی بوچھاڑ کے باوجود قائد اعظم کے فیصلے کو برقرار رکھا اور احمدیوں کو ٹکٹ دے کر ان کے اپنے قول کے مطابق ان کی فتح کو شکست میں تبدیل کر دیا۔

۶۔ جماعت احمدیہ نے اپنا کوئی جماعتی نمائندہ کھڑا نہیں کیا تھا بلکہ بعض مقامات پر جب جماعتوں نے احمدی امیدوار کے خلاف مسلم لیگ کے حق میں فیصلہ کیا تو مرکز نے اس فیصلے کو بنظر استحسان دیکھا اس صورت میں کسی امیدوار کی شکست کو جماعت احمدیہ کی شکست یا اس کی فتح کو جماعت احمدیہ کی فتح قرار دینا حماقت نہیں قرار دیا ہے۔ یہی نہیں اگر جماعت اپنے ٹکٹ پر احمدی امیدواروں کو کھڑا کر دیتی تب بھی اسے احمدیت کی شکست سے تعبیر کرنا صریح ظلم ہوتا۔ کیونکہ آسمان سے اترنے والی صداقتیں زمینی لوگوں کے ووٹوں کے بغیر بھی صداقتیں ہی رہتی ہیں۔ اور ان کا وجود اس قسم کے انسانی مظاہروں سے بالکل بالا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب احراری اس الیکشن کو "عذاب الٰہی" اور "جنگ اقتدار" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ تو ہماری جماعت کے اس عذاب سے محفوظ رہنے پر احرار کو خوش ہونے کی بجائے ماتم کرنا چاہیئے تھا کہ کیوں یہ لوگ "عذاب الٰہی" سے محفوظ رہے۔ (آزاد ۹ مارچ ۱۹۵۱ء)

اب رہی اسلام کی حالت تو ہمیں انتہائی مایوسی ہوتی ہے کہ ہمارے معاشرہ نے اپنے عمل سے احرار کے اس ادعا کو بھی باطل کر دیا ہے کہ الیکشن میں اسلام کو "فتح مبین" حاصل ہوتی ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے الیکشن شروع ہونے سے قبل مولانا مودودی صاحب کو یہ مخلصانہ مشورہ دیا تھا کہ "ہم جس چٹان پر کھڑے ہیں علامہ مودودی بھی اس پر چڑھنے کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ کاش وہ ہماری حالت سے عبرت حاصل کرتے۔ قرآن سناتے سناتے جوانی گذر گئی۔ بڑھاپا جا رہا ہے۔ مگر اس قوم نے نہ ماننا تھا نہ مانا اگر آسمان سے کوئی فرشتے اتر آئیں تو الگ بات ہے۔ ورنہ اگر قوم یہی ہے تو ان شاء اللہ الیکشن کے بعد مولانا مودودی بھی وہیں ہونگے جہاں ہم ہیں۔ یہ قوم اسلام کو ووٹ دے چکی۔ سارا ووٹ آپ لے لیجئے۔ یہ ماننے کے نہیں اور عذاب ٹلنے کا نہیں۔" (آزاد ۱۸ دسمبر ۱۹۵۰ء)

شاہ صاحب کا یہ بیان کس طرح صحیح ثابت ہوا اس کا نقشہ آزاد کے قلم سے سنئے۔

"حالیہ انتخاب نے قوم کی اخلاقی اقدار کو متزلزل کر دیا ہے۔ اسلام کا نام لے کر وہ مذموم حرکات کی گئی ہیں جن پر انسانیت نوحہ کناں ہے۔ خدا کے نام پر وہ تمام حربے استعمال ہوئے جنہیں دیکھ کر شیطان کی پیشانی بھی عرق آلود ہو گئی۔ غرض ایک طوفان آیا جو اپنے ساتھ انسانیت۔ شرافت۔ دیانت۔ خلوص۔ اتحاد۔ اتفاق سب کچھ بہا کر لے گیا۔" (آزاد ۲۳ مارچ ۱۹۵۱ء)

اسلام کے نام سے اخلاق سوز حرکات کی کوشش میں احرار کا اول نمبر ہے۔ پس احراریوں کو خود ہی سوچ لینا چاہیئے کہ ان کی حرکات کو اسلام کی "فتح مبین" کہنا کیا اسلام کی شان میں گستاخی نہیں؟

احراریوں کی سنگدلی کی انتہا یہ ہے کہ ان حالات کی وجہ سے ان کی طرف سے "یوم تشکر" منایا جا رہا ہے گویا احرار کی شریعت میں یوم تشکر منانے کا سب سے موزوں موقعہ اس وقت ہو سکتا ہے جب خود مسلمان اسلام کو ووٹ دینا ترک کر دیں اور اسلام کے نام پر انسانیت سوز حرکات کا ایسا باب کھل جائے جس سے شیطان کی پیشانی بھی عرق آلود ہو جائے۔

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ اسلام کی "فتح مبین" کی آڑ لے کر یوم "تشکر" منانا ایک بہت سٹنٹ ہے جس کے پیچھے احرار کی ذاتی اغراض اور دینی جماعتی تنظیم اور ملک کے خلاف امن سوز ارادے نظر آ رہے ہیں۔

یوم تشکر ایک دوسرے پہلو سے بھی مسلمانوں کو دعوتِ تفکر دیتا ہے اور وہ یہ کہ تین سال تک سیاست سے بظاہر کنارہ کشی کرنے کے بعد جب احراری زعماء نے ایک فوجی مظاہرہ کا قصد کیا ہوگا تو یقیناً یہ بات ان کے ذہن میں گذری ہو گی کہ ہم لوگ پاکستان کے شدید مخالف تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ہم پاکستان کے اندر مخفی کام کرنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن اگر آج ہم لوگ لاہور میں دس ہزار کی تعداد میں اپنی پرانی وردی میں ملبوس ہو کر مظاہرہ کریں گے تو کیا ہماری گذشتہ غداریوں کی یاد پھر سے تازہ نہ ہو جائے گی؟ اور کیا مسلمان اگر اس وقت صرف ماضی پر ہی نگاہ ڈال کر سوچنا شروع کریں گے تو ان کے کھیلے جانے والے ڈراموں کا مکمل سلسلہ ان کی آنکھوں کے سامنے نہ پھر جائیگا؟

احرار نے یہ بھی سوچا ہو گا کہ جب یہ باوردی جلوس مسجد شہید گنج تک پہنچے گا تو خدا کے گھر پر نثار ہونے والے شہداء کا خون انہیں یقیناً پکے گا

(باقی صفحہ ۷ پر)

# احرار کی "قومی خدمات"

(مقالہ افتتاحیہ اخبار تنظیم پشاور ۱۲ اپریل ۱۹۵۱ء)

پنجاب کے بعض حلقوں میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ احرار کیمپ میں انتشار پھیل گیا ہے۔ نوجوان پارٹی نے علی الاعلان اپنے لیڈروں سے بیزاری کا اظہار کر دیا ہے۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ احرار لیڈروں کی غلط سیاست کے باعث ہماری پوزیشن بہت نازک ہو گئی ہے۔ سب سے پہلے احرار لیڈروں نے سب سے بڑی اسلامی اور سیاسی غلطی مسجد شہید گنج ایجی ٹیشن کے وقت کی۔ جب حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب قبلہ کی قیادت میں مجلس اتحاد ملت کے پلیٹ فارم سے شہید گنج کے حصول کے لئے ایجی ٹیشن شروع کی گئی۔ ہزار ہا مسلمانوں نے اس تحریک میں حصہ لیا سینکڑوں مسلمان جیل گئے۔ اور درجنوں بے گناہ مسلمانوں نے جام شہادت پیا۔ لیکن ہمارے احرار لیڈروں نے سکھوں اور انگریزوں سے سازباز کر کے نہ صرف سی آئی ڈی کا کام دیا۔ بلکہ شہید گنج ایجی ٹیشن میں شہید ہونے والے مسلمانوں کو حرام موت مرنے والے اور کتے کی موت مرنے والے ........

کی سندیں دیں۔ احرار کی اسلام دشمنی اسی وقت قوم پر واضح ہو گئی تھی۔ جلد بعد "خاکسار تحریک" کے عروج کا زمانہ آیا۔ تو اس موقعہ پر بھی احرار رہنماؤں نے انگریز کے اشارہ پر خاکسار تحریک کے خلاف محاذ قائم کر کے انہیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کافر اور مرتد کہنا شروع کر دیا۔ انگریز نے بھی بہانا پاکر خاکسار مجاہدوں کو ہٹلر کی نازی پارٹی سے منسوب کر کے خاکسار تحریک کو کچل کر رکھ دیا گویا مسلمانوں کی اس "عسکری تنظیم" کو ملیامیٹ کرانے میں بھی احرار بزرگوں نے جعفر و صادق کا پارٹ ادا کیا۔ اس انگریز دشمن خاکسار تحریک کو انگریز ہی کے اشارہ پر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے انگریزوں کی ایجنٹ جماعت کہا گیا۔ اور اپنے اس پروپیگنڈہ کی تائید میں بعض مسلمان افسروں اور سرکاری ملازمین کی خاکساریت سے دلچسپی و ہمدردی کو بطور مثال پیش کیا سرکاری افسران اور ملازمین ہی کیا۔ بلکہ مسلم قوم کے بچے بچے کے دل میں روشنی اور امید کی کرن پیدا ہو گئی تھی۔ کہ خاکساروں کی یہ عسکری تنظیم شاید کسی وقت مسلمانوں کے کھوئے ہوئے وقار کی دوبارہ بحالی کا باعث ہو۔ لیکن قدرت کو ایسا منظور نہ تھا۔ علامہ مشرقی کی تیز مزاجی، غلط سیاست، اور احرار کی طرف سے خاکساروں کو کفر و ارتداد کی سندیں جلد خاکساریت کے خاتمہ کا باعث بنیں۔ احرار کی اسلام دشمنی کا سلسلہ یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت قائد اعظم کی قیادت میں مسلمانان ہند نے اپنے لئے انگریز اور ہندو سے ایک علیحدہ آزاد ملک پاکستان کے قیام کا مطالبہ کیا تو مسلمانان ہند کے اس محبوب مطالبہ کی مخالفت کے لئے جمعیۃ العلماء سے بھی بڑھ چڑھ کر احرار نے قیام پاکستان کی مخالفت کی اور چند سکوں کے عوض اسلام دشمنی اور پاکستان دشمنی کے مظاہرہ میں احرار ہندوؤں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن کر رہ گئے۔ احرار نے حضرت قائداعظم کو اول درجہ کا فرقہ پرست اور مرتد اور پاکستان کو پلیدستان کے مکروہ نام سے پکارا۔ اور اپنی غلط روی اور ہٹ دھرمی کا یہاں تک مظاہرہ کیا کہا کہ جناح پاکستان کی "پ" تک نہیں بنا سکتا اور کہا پاکستان کا قیام ایک دیوانے کی بڑ ہے۔ چنانچہ خدا کے فضل اور قوم کے اتفاق و اتحاد سے پاکستان کا قیام تو عمل میں آگیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد تک بھی یہ لوگ کسی نہ کسی ڈھنگ میں پاکستان کی مخالفت کرتے رہے کہ پاکستان اقتصادی اور مالی لحاظ سے دیوالیہ ملک ہے۔ پانچ کروڑ مسلمانوں یعنی آدھی قوم کو چند خود غرض افراد کی حاکمیت کے لئے ایک نہایت ہی چھوٹی سی ریاست پاکستان پر قربان کر کے ہندوؤں کے رحم و کرم پر یعنی زندہ در جہنم پھینک دیا گیا ہے۔ گویا پاکستان کی مخالفت میں احرار نے اپنی ترکش کے سب تیر چلا دیئے۔ تو بالآخر اپنے آپ کو مجبور پا کر پاکستان سے اپنی برائے نام وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے اس امر کا اعادہ کیا کہ احرار اب اپنی تمام سرگرمیاں مذہبی تحفظ پر مرکوز رکھیں گے اور آئندہ سیاست کے پھڈے میں اپنی ٹانگ نہ ڈالیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنی مذہبی تقریروں میں سوئی ہوئی فرقہ بندیوں کو نئے سرے سے ہوا دی اور اسلام اور پاکستان کے نام پر ایک پلیٹ فارم پر کھڑا ہو کر لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے والی تمام مسلم جماعتوں نے اپنے بے پناہ خلوص اور اتفاق و اتحاد کی برکت سے پاکستان تو حاصل کر لیا۔ اور جواب اس کی تعمیر میں اپنی یکجہتی اور کامل وفاداری کا ثبوت دے رہی ہیں۔ مرزائی شیعہ اور وہابی کے ناموں سے اب ! ان جماعتوں کے خلاف رات دن زہر اُگلا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ سب فرقے مطالبۂ پاکستان میں دوسری مسلم اکثریت کی طرح نہایت اخلاص اور اولوالعزمی سے حضرت قائداعظم کے پشت پناہ تھے۔ مطالبۂ پاکستان کی مخالفت میں اگر کسی جماعت نے مارِ آستین کا ڈرامہ کھیلا تو وہ صرف احرار تھے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اور پاکستان میں ہر اس جماعت فرقہ، اور فرد کا برابر حصہ ہے جو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہتا ہو۔ دلوں کا مالک خدا ہے۔ لیکن کلمہ، نماز روزہ، حج زکوٰۃ کے ماننے والے تمام گروہ اور فرقے اپنے مختلف عقائد اور چند فروعی اختلافات کے باوجود پاکستان کی ایک قوم ہیں۔ اور پاکستان ان تمام کلمہ گو فرقوں اور جماعتوں کا محبوب اور مقدس ملک ہے

پاکستان کی اس نام نہاد ملت فروش اور پاکستان دشمن جماعت احرار کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ سوئے ہوئے مذہبی فتنوں کو دوبارہ بیدار کر کے شیعہ وہابی اور مرزائی وغیرہ کے خلاف گندگی اور کیچڑ اچھال کر پاکستان کے قومی اتحاد اور باہمی شیرازہ کو منتشر کر کے آئندہ بھی اپنی پاکستان دشمنی کا مظاہرہ کرتی رہے پاکستان اس لئے حاصل نہیں کیا گیا۔ کہ قیام پاکستان کے بعد بھی پاکستان دشمن احرار جماعت کو اس امر کی کھلی اجازت دے دی جائے گی کہ وہ پاکستان کے حصول کے لئے قربانی دینے والی پاکستانی جماعتوں کے خلاف عوام میں نفرت و حقارت کے جذبات پھیلا کر پاکستان دشمن طاقتوں کے منصوبوں کی تقویت کا سامان مہیا کرتی رہے۔ غدار اعظم میجر جنرل اکبر خان کی فوجی سازباز سے بھی کہیں زیادہ پاکستان دشمن پالیسی احرار کی ہے جو مذہبی تحفظ کی آڑ میں مذہبی فتنوں کو ہوا دے کر پاکستانیوں کو آپس میں دست و گریبان کر کے حکومت کے لئے مشکلات اور پریشانیوں کے ذرائع پیدا کر رہے ہیں۔

پاکستان کے ہر سچے بہی خواہ اور محب وطن کی یہ رائے ہے کہ اب مذہب کے نام پر ایک دوسرے فرقے کے خلاف کیچڑ اچھالنے کی کسی جماعت یا فرد کو اجازت دینے کے یہ معنی ہوں گے کہ حکومت نے نادانستہ طور پر خود اپنے ہاتھوں پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرانے میں مدد دی۔ اسوقت تعمیر پاکستان کے لئے اتحاد بین المسلمین کی ضرورت ہے۔ افغانستان کا معاندانہ رویہ اور قضیۂ کشمیر اس امر کے مقتضی ہیں کہ پاکستان کا بچہ بچہ پاکستان دشمن عناصر کی سرکوبی کے لئے باہمی اتفاق و اتحاد سے کام لے۔ احرار سے بھی درخواست ہے کہ وہ خدا کے لئے اپنے پاکستان دشمن پروگراموں کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیں۔ حکومت کی نرم پالیسی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر قوم اور حکومت کے لئے مزید پریشانیاں اور الجھنیں پیدا نہ کریں۔ تاکہ افغانستان اور کشمیر وغیرہ کے خطرناک مسائل کا باہمی اتحاد سے خاطر خواہ مقابلہ کیا جا سکے۔ تازہ انتخابات پنجاب میں آپ نے جو لیگ امیدواروں کی حمایت کا فیصلہ کیا تھا۔ اور بعد میں جو پینترا آپ نے بدلا۔ اس نے مسلمانانِ پاکستان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ آپ فطرتاً مجبور ہیں۔ اور آپ کا اصول اور ضمیر اسی طرف جاتا ہے۔ جہاں سے کچھ حاصل ہو سکے حاصل کر لیا جائے مسلم لیگ امیدواروں کے مخالف امیدواروں نے جن حلقوں سے آپ کی مٹھی گرم کی آپ نے علی الاعلان لیگ امیدوار وں کی مخالفت کی۔ مذہبی پیشوائی کا ٹھیکہ تو آپ کے پاس ہے ہی کسی کو مرزائی کا دوست کہا گیا۔ کسی امیدوار پر مرزائی نوازی کا لیبل لگا کر اسکی مخالفت کی گئی۔ الیکشن میں ہاتھ رنگنے کے لئے اپنے لئے یہ رعایت تو پہلے ہی حاصل کی گئی تھی۔ کہ ہمیں جس مسلم لیگی امیدوار پر مرزائی یا مرزائی دوست یا مرزائیت نوازی کا شک ہو گا۔ ہم اسکی مخالفت کریں گے۔ سو اسی رعایت سے آپ کو خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کا بھی موقعہ مل ہی گیا۔ پس کیا ان تمام مسمریزمی کھیلوں اور پارٹوں کی ادائیگی کے بعد بھی آپ مسلم لیگ دوست اور وفادار پاکستان ہیں؟

## درخواستہائے دعا

(۱) عزیزی منور احمد واقف زندگی امتحان مولوی فاضل میں شریک ہو رہا ہے عزیزی کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست جملہ احباب جماعت سے ہے۔ (محمد شفیع احمدی جھنگ)

(۲) میرا لڑکا عرصہ چار پانچ ماہ سے کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا رہتا ہے اور اس کی جسمانی حالت سخت کمزور ہے احباب دعا فرماویں۔ (قریشی محمد اقبال)

# وصایا

...سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۹۵۰: میں عبد الحق ولد حاجی عیسیٰ صاحب ساکن ربوہ کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے صرف ماہوار آمد مبلغ -/۳۹ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں کمی بیشی کے مطابق مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اگر آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: عبد الحق کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: ناصر احمد ارشد کلرک دارالقضاء
گواہ شد: دوست محمد جامعۃ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ

وصیت نمبر ۱۲۹۵۲: میں غلام احمد واقف زندگی ولد ملک مراد دین صاحب ساکن نانوڈوگر ڈاکخانہ جھنگ ضلع لاہور حال معرفت یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کنری ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ یا منقولہ جائداد نہیں ہے بحیثیت واقف زندگی انجمن کی طرف سے -/۴۵ روپیہ وظیفہ ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جدید جائداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: غلام احمد واقف زندگی معرفت یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کنری ضلع میر پور خاص سندھ۔
گواہ شد: سید سعید احمد واقف زندگی کنری سندھ
گواہ شد: محمد عادل خان " " "

وصیت نمبر ۱۲۹۵۳: میں حسین بی بی بیوہ جھنڈے خان صاحب۔ معرفت محمد حسین برادر حقیقی مکان ۲۰ گلی ۴۵ سنت نگر نہرو پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مبلغ -/۴۰۰ صرف نقد موجود ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: حسین بی بی بقلم خود ۲۰ گلی نمبر ۴۵ سنت نگر نہرو پارک لاہور
گواہ شد: محمد حسین برادر حقیقی موصیہ مذکور
گواہ شد: ابو الحق انور فرزند حقیقی موصیہ مذکورہ

وصیت نمبر ۱۲۹۵۴: میں مرزا بشارت احمد ولد مرزا نذیر حسین صاحب ۲/۷ گوالمنڈی روڈ متصل چوک شاہ ابو المعالی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والد مجھے بطور جیب خرچ مبلغ آٹھ روپے ماہوار دیتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: مرزا بشارت احمد معرفت مرزا نذیر حسین صاحب ۲/۷ گوالمنڈی روڈ متصل چوک شاہ ابو المعالی لاہور
گواہ شد: مرزا نذیر حسین والد موصی ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۹۵۸: میں سید صفی اللہ شاہ ولد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سکنہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں چونکہ طالب علم ہوں جو مجھے گذارہ ملتا ہے۔ اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ اور مستقبل آمدنی ہونے کی صورت میں بھی حسب حالات ادا کروں گا۔ میرا اس وقت جیب خرچ -/۵۰ روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد جو جائداد میری ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: سید صفی اللہ شاہ ابن سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ
گواہ شد: ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔اے ٹی آئی کالج لاہور۔
گواہ شد: زین العابدین والد الموصی

وصیت نمبر ۱۲۹۶۰: میں سید کمال یوسف ولد سید محمد سعید یوسف صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری ذاتی جائداد کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر وفات کے بعد کچھ جائداد ثابت ہو تو میں تیسرے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اپنے ماہانہ وظیفہ مبلغ -/۷ کا دسواں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: سید کمال یوسف طالب علم مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ
گواہ شد: عبد الحق واقف زندگی ربوہ
گواہ شد: ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔

وصیت نمبر ۱۲۹۶۵: میں سید قمر الحق ولد حکیم سید عبد الہادی صاحب بہاری سکنہ حال سکندر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۴۴ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد: سید قمر الحق بقلم خود۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: محمد قاسم بنگالی واقف زندگی بلاک "ب" ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: سید علی احمد انبالوی۔ ربوہ

وصیت نمبر ۱۲۹۶۶: میں شیخ محمد اقبال ولد شیخ دین محمد صاحب ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے دکان منیاری میں -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میری گذارہ ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ -/۱۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مد وصیت کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کیا جائے گا۔

العبد: محمد اقبال مہاجر ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری
گواہ شد: شیخ محمد شریف سیکرٹری وصایا اوکاڑہ ضلع منٹگمری
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۹۶۹: میں صغراں بیگم زوجہ شیخ بشیر احمد صاحب ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حق مہر -/۳۰۰ روپیہ بذمہ خاوند اور زیور طلائی وزنی سوا پانچ تولہ قیمتی -/۲۷۴/۸ روپیہ زیور نقرئی وزنی ۴۴ تولہ قیمتی -/۲۴ روپیہ اور نقد -/۵۰ روپیہ کل جائداد کی قیمت -/۶۴۸/۸ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن مجھے خاوند کی طرف سے دس روپیہ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامۃ: بقلم خود صغراں بیگم
گواہ شد: (دستخط) شیخ بشیر احمد خاوند موصیہ
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۹۷۱: میں آمنہ بی بی مہاجرہ زوجہ شیخ نور احمد صاحب ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر -/۴۰۰ روپیہ جو خاوند سے وصول کر چکی ہوں زیور طلائی وزنی ۲۱ تولہ پانچ ماشہ قیمتی -/۱۸۳۷/۸ زیور نقرئی ۱۲ تولہ قیمتی -/۱۲ روپیہ اور نقد مبلغ -/۴۰۵ روپیہ ہے۔ ایک عدد مشین سلائی کی بھی ہے جس کی قیمت -/۲۷۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی ساری جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مبلغ -/۱۰ روپیہ ماہوار خاوند کی طرف سے مجھے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ الامۃ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی
گواہ شد: نور احمد شیخ خاوند موصیہ بقلم خود
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۹۷۲: میں حاکم بی بی زوجہ چوہدری محمد بخش صاحب سکنہ محل بگرا ڈاکخانہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف -/۷۰۰ روپیہ بذمہ نواب محمد احمد خان صاحب اور -/۱۵۰۰ روپیہ بذمہ نواب عبد اللہ خان صاحب قرضہ ہے۔ میں اس کے ۱/۷ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد یا آمد نی ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اسکے علاوہ جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الامۃ: حاکم بی بی زوجہ چوہدری محمد بخش
گواہ شد: شاہ احمد سعید ربوہ بلاک "و"

بقیہ صفحہ ۲

## احرار کا یوم تشکر

کہ وہ لوگ جو آج اسلامی حکومت کی وزارت سے بے نیازی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ کل انہوں نے ہی انگریز کی کونسل میں کرسی حاصل کرنے کے لئے ہندو اور سکھوں کے ہاتھ میں خدا کے گھر کو کیوں بیچ دیا تھا۔ اور پھر احرار کی سرخ وردیوں کو دیکھ کر یہ شہدائے پاکستان کے مسلمانوں کو یہ بھی کہیں گے "ہمارے خون کا قطرہ قطرہ مجلس احرار اور اسکے زعماء کی بے دردی اور لاپرواہی کی داستان ہے۔ ہماری خون کی ذمہ داری مجلس احرار پر ہے"

(زمیندار ۳۱ جنوری ۱۹۳۷ء)

پھر مسلمان کو مسجد شہید گنج کے بعد لاہور کا وہ اسٹیشن یاد آئے گا۔ جہاں بطل حریت رئیس احرار مولانا محمد علیؒ کا استقبال مجلس احرار نے "شرم شرم" کے نعروں سے کیا تھا۔ اور اس مرد مجاہد پر سنگ باری کی تھی۔ اسٹیشن کے بعد اسلامیہ کالج کی گراؤنڈ کا وہ منظر آجائیگا جہاں ۱۹۳۶ء میں احراریوں نے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں ہنگامہ برپا کر دیا تھا اسی طرح میکلیگن کالج اسبات کی گواہی دیگا کہ اسکے مسلمان طلبہ کو احرار نے گرفتار کر دیا تھا اور سب سے آخر ان کے کانوں میں دلی دروازہ کے جلسہ کی آوازیں سنائی دیں گی۔ جس میں احرار کے جنرل سیکرٹری نے بلند آواز سے یہ نظم پڑھی تھی۔ کہ "یہ قائداعظم ہے یا ہے کافر اعظم"

(حیات محمد علی جناح)

اور اگر مسلمان ان گذشتہ واقعات کا خیال نہیں بھی کریں تب بھی دس ہزار احراری رضاکاروں کو دیکھ کر انہیں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا۔ کہ بینڈ اور بانسری کی اٹھتی ہوئی آوازوں کے ساتھ مسرت اور شادمانی سے نعرہ لگانے والو! تم اس وقت کہاں تھے۔ جب مسلمان کشمیر کے ڈوگروں کے سامنے گولیاں کھا رہا تھا؟ اسی سلسلہ میں انہیں یہ بھی خیال نہ آیا ہوگا کہ احرار جوش خطابت میں سب کچھ کہہ سکیں گے مگر مسلمانوں کے سینوں سے اٹھتی ہوئی صداؤں کا جواب دینا ان کے بس کا روگ نہیں رہے گا اور وہ اپنی ملت فروشیوں پر پردہ نہیں ڈال سکیں گے۔ مگر آہ ان تمام خیالات کے آتے ہوئے بھی جماعت احرار کی کس قدر سنگدلی ہے کہ وہ لاہور جس کے گلی کوچے احرار کی ملت فروشی اور غداری پر ابدی گواہ ہیں۔ اسی لاہور کو انہوں نے اپنے "سرخ مظاہرہ" کا مقام تجویز کیا ہے۔

مجلس احرار کی اس قدر دیدہ دلیری احراریوں کی گہری چالوں کو بے نقاب کرنے کے لیے کافی ہے اور مسلمان خوب سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام کی شکست کا اقرار کرتے ہوئے یوم تشکر منانے کی کیا حقیقت ہے بہرحال ایک ایسے وقت میں جب کہ پاکستان چاروں طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ اور ابھی حال ہی میں اس کے خلاف ایک فوجی سازش بھی پکڑی جا چکی ہے اس قسم کے جماعتی یا وردی مظاہروں پر کڑی نگاہ رکھنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔ ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ جماعت احرار کے متعلق خواجہ حسن نظامی کے اس حیرت انگیز انکشاف کے بعد

"جو لوگ اس وقت مسلمانوں کے فرقوں خاص طور پر قادیانیوں کے خلاف تقریریں کرتے پھرتے ہیں پاکستان کے دشمن اور بھارت کے ایجنٹ ہیں (آزاد ۱۲ جون ۱۹۵۰ء)

ہر مسلمان یوم تشکر کے پیچھے چھپے ہوئے مخفی ارادوں اور خوفناک عزائم کی کھوج لگانے میں بڑی آسانی سے کامیاب ہو سکتا ہے۔

---

انتقاد

## اثباتی ہندسہ جدید

مصنف

چوہدری محمد عبداللہ بی۔اے (آنرز) بی ٹی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول۔ لاہور۔

مصنف نے ستائیس سال تک یہ مضمون پنجاب کی بہترین درسگاہ یعنی سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور میں پڑھایا ہے۔ اور طلباء کی ضرورتوں اور اُن کی دشواریوں کو مدنظر رکھ کر یہ کتاب مرتب کی ہے۔ یہ کتاب اُن کے لمبے اور کامیاب تعلیمی تجربے کا نچوڑ ہے۔ کتاب کے مصنف کا نام اس کے اعلیٰ اور معیاری کتاب ہونے کی کافی ضمانت ہے۔

مسائل کے ثبوت نہایت آسان اور عام فہم پیرائے میں دیئے گئے ہیں۔ سوالات کے انتخاب میں بڑی محنت اور کاوش سے کام لیا گیا ہے۔ اور اہم سوالات کو حل کرنے کے لئے اشارات اور شکلیں دی گئی ہیں جس سے اوسط درجے کی قابلیت کا طالب علم اُن سوالات کو خود بخود حل کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ جلد نہایت پائدار اور خوبصورت ہے۔

قیمت سوا تین روپے مجلد

لاہور میں ملنے کا پتہ:۔ سردار محمد عطا محمد صاحبان تاجران کتب علمی کتاب خانہ موہن لال روڈ لاہور

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ الکتاب معرفت نو آرٹ پریس راولپنڈی

---

## شکریۂ احباب

میری لڑکی عزیزی انوری بیگم کے سکول کے حادثہ میں شہادت پر بے شمار احباب کے تعزیت کے خطوط ملے ہیں۔ فرداً فرداً احباب کے خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ بذریعہ الفضل میں اُن سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے محض ازراہ اخوت میری تکلیف میں ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ مولا کریم سب احباب کو جزائے خیر بخشے۔

ایم عطاء محمد احمدی قصور کالٹیکس ایجنسی

## احباب نوشہرہ چھاؤنی

کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہاں احمدیہ انجمن قائم ہے۔ احمدی دوست جو وارد ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی آمد کی اطلاع دیا کریں۔ تاکہ رابطہ قائم کیا جا سکے۔

(خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل امیر انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

---

## پتہ مطلوب ہے

(۱) ملک سیف عالم صاحب سکنہ اروپ ضلع گوجرانوالہ۔

(۲) مسماۃ زینب بی بی صاحبہ بیوہ میاں فتح دین صاحب۔ فتووال ضلع گورداسپور کے موجودہ پتہ جات درکار ہیں۔ اگر دو میں سے کوئی یا اُن کا کوئی رشتہ دار جسے ان کا پتہ معلوم ہو۔ اعلان پڑھے تو وہ دفتر ہذا کو ان کے پتہ سے مطلع فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

(۳) حکیم اللہ دتہ صاحب والد مولوی ابراہیم صاحب شاہپور اٹھوال ضلع ازلقہ حکمت کی دکان پرائمری سکول دارالفتوح کرتے تھے۔ ان کا پتہ درکار ہے حافظ عنایت اللہ مالک حافظ سوڈا واٹر فیکٹری پیرس روڈ سیالکوٹ

## درخواست ہائے دعا

عزیزہ سارہ بیگم کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ اس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ جماعت درد دل سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار دوست محمد وسش حال وارد لاہور نسبت روڈ مکان نمبر ۸۹ سٹریٹ نمبر ۱۲۷

میرے بھائی ولی الدین صاحب صدیقی کافی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(کبیر الدین صدیقی احمد نگر)

---

## اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۶-۳-۵۱ کو بروز پیر عزیزم بشیر احمد کے نکاح کا اعلان عزیزہ حمیدہ بنت اخویم چوہدری محمد حسین صاحب امیر جماعت ملتان کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔

دونوں بچے میری دو بہنوں کے بچے ہیں۔ بشیر کی والدہ صاحبہ فوت ہو چکی ہیں۔ احباب سے اس نکاح کے نہایت ہی بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار فضل الرحمن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ — (ربوہ)

## تمام جہان کیلئے آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

کارڈ آنے پر

## مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

---

## خریداران الفضل فوری توجہ فرمائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر)

## کیا مصر نے اکثر برطانوی تجاویز مسترد کر دی ہیں

لنڈن ۲۷ اپریل۔ مصری سفیر امر پاشا نے وزیر خارجہ مسٹر ماریسن سے کل ایک گھنٹہ سے کچھ کم عرصہ تک ملاقات کی۔ دفاع کے متعلق مذاکرات کے بارے میں تازہ ترین برطانوی تجاویز کا حکومت مصر کی طرف سے آئے ہوئے جواب کے خلاصہ کا مطالعہ کرنے کے دو ایک گھنٹہ کے بعد مسٹر ماریسن نے یہ ملاقات کی۔ دفتر خارجہ یا مصری سفارت خانے نے اس ملاقات کے متعلق کوئی بیان جاری نہیں کیا ہے۔ برطانوی حکومت جب تک جواب کے پورے متن کا مطالعہ نہ کر لے۔ اس وقت تک کے لئے کسی دوسری ملاقات کا انتظام نہیں کیا گیا۔

مصری جواب کی نوعیت کے بارے میں برطانیہ کے سرکاری حلقوں نے اب تک کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ قاہرہ سے پہلے یہ خبر آئی تھی کہ اس جواب میں برطانیہ کی خاص تجاویز کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ مزید گفت و شنید کی گنجائش باقی رکھی گئی ہے۔ (اسٹار)

## تیل کے کارخانوں میں برطانوی اور ایرانی ملازمین کا تناسب

لنڈن ۲۷ اپریل۔ ایران میں تیل کی مراعات حاصل ہونے کے بعد جس طرح بتدریج یہاں کی کمپنیوں کو ایرانی بنایا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق لنڈن میں حاصل شدہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء میں ایران میں ملازمین کی مجموعی تعداد میں برطانوی اور دوسرے غیر ملکیوں کا تناسب صرف ۳،۴ فیصدی تھا۔ اور ۱۹۵۰ء میں یہ تناسب اور بھی کم ہو کر ۳،۷ فیصدی رہ گیا تھا۔ اس وقت ایران میں کمپنی کی ملازمت میں جو ۱۹۴۱ء سے ایرانی اہم ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں۔ ان میں سے ۱۲۶ کی سالانہ آمدنی ۵۰۰۴ پاؤنڈ ہے۔

کمپنی نے ملازمین اور ان کے بال بچوں کے لئے معالجہ کا جو مفت انتظام کیا ہے۔ اس سے ۳۰۰،۰۰۰ آدمی مستفید ہوتے ہیں۔ اور اس پر کمپنی کو ہر سال ۱۰ لاکھ ۲۰ ہزار پاؤنڈ صرف کرنا ہوتا ہے۔ ۱۹۴۹ء تک کمپنی نے ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے لئے ۲۵ سکول قائم کر دیئے تھے جن میں تعلیم کی نگران خود حکومت ایران ہے۔ (اسٹار)

## لنکا میں ہندوستانی حقوق شہریت سے محروم کئے جا رہے ہیں

کولمبو ۲۷ اپریل۔ لنکا کی ہندوستانی کانگریس کے صدر مسٹر راجہ لنگم نے لنکا کی حکومت کی "صرف سنہالی" کی پالیسی پر نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے شکایت کی ہے کہ ہزاروں ایسے ہندوستانی پشت ہا پشت سے اس جزیرہ میں آباد ہیں۔ امتیازی قوانین کے نفاذ کی وجہ سے شہریت کے حق رائے دہندگی اور اپنی ملازمتوں تک سے محروم کئے جا رہے ہیں حکومت سامراجی دور کے زمانہ کے شہری اور غیر شہری امتیازات نافذ کرنا چاہتی ہے

مسٹر راجہ لنگم نے یہ الزام عائد کیا کہ شہریت کی ہزاروں درخواستوں کی جانچ کبھی نہیں کی گئی اس بہانہ سے تقریباً ہر ہندوستانی کا نام خارج کر دیا گیا ہے۔ کہ لنکا کے شہری ہونے کا انہیں ثبوت فراہم کرنا ہوگا۔ ایشیائیوں سے آزادی حاصل ہونے پر جن جمہوری طریقوں کا وعدہ کیا گیا۔ یہ وہ ہی طریقے ہیں۔ مسٹر راجہ لنگم لنکا کی انڈین کانگریس کے کھلے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ (اسٹار)

## لاہور کارپوریشن کی میعاد میں چھ ماہ کی توسیع کر دی گئی

لاہور ۲۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے لاہور کارپوریشن کی میعاد میں ۶ ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ لاہور کارپوریشن کی میعاد یکم مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات منعقد کرانے کی راہ میں بعض رکاوٹیں ہیں جن کا دور کیا جانا از حد ضروری ہے۔ کارپوریشن کی میعاد میں توسیع کے فوراً بعد ہی اس امر کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں کہ میئر کون ہو۔ بہت سے حلقوں کی طرف سے میئر شپ کے لئے اپنا نمائندہ کھڑا کرنے کے لئے تیاریاں زور و شور سے شروع ہو گئی ہیں۔ میئر کا انتخاب مئی کے شروع میں ہوگا

## لنکا کا موافق تجارتی توازن

کولمبو ۲۷ اپریل۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی میں لنکا کا تجارتی توازن موافق تھا۔ جس کی مجموعی رقم ۱۸۳،۰۰۰،۰۰۰ روپے (لنکا کی کرنسی) ہوئی۔ یہ کسی سہ ماہی کے مقابلہ میں ایک ریکارڈ ہے۔ اس عرصہ میں ۲۱،۵۹،۴۳،۶۸۵ روپے کا ربڑ برآمد کیا گیا۔ اسی عرصہ میں گزشتہ سال ۶،۲۹،۴۲،۲۹۶ روپے کا ربڑ برآمد کیا گیا تھا۔ (اسٹار)

## ہم پنجاب میں عوام کا معیار زندگی بلند کر کے رہیں گے

منٹگمری ۲۷ اپریل۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد ممتاز دولتانہ نے ایک جلسۂ عام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمارے صوبہ کی اسی فیصدی آبادی مزارعین، بے زمین مزدوروں۔ شہری صنعت کاروں اور چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں پر مشتمل ہے۔ جب تک اس اسی فی صدی آبادی کو ایسے وسائل مہیا نہیں کئے جاتے کہ وہ اپنی معاشی حالت کو بہتر بنا سکیں۔ جب تک ہم انہیں باعزت روٹی کھانے کا موقع مہیا نہ کریں گے۔ اس وقت تک ہمارا ملک ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی مضبوط ہو سکتا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں اس تعمیری پروگرام کا ذکر کیا جسے حکومت نے ترجیح دینے کا فیصلہ کیا ہے

آپ نے فرمایا کہ مہاجرین کی مستقل آباد کاری کا پروگرام سب پروگراموں سے فوقیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس پر صوبہ کی ترقی کا دار و مدار ہے۔ دوسرا مسئلہ صحت اور گھروں کا ہے۔ ان تمام پروگراموں پر عمل کیا جائے گا۔ اور انشاء اللہ ہمیں ان میں کامیابی ہو گی۔

## گذشتہ سیلاب میں ۱۷۰۰ دیہات ۴ ہزار مویشی اور ۵ لاکھ من گندم کا نقصان

لاہور ۲۶ اپریل۔ پچھلے سال پنجاب میں سیلاب سے جس قدر تباہی ہوئی اس کا صحیح اندازہ آج سیلاب کمیشن کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ جو وزیر صنعت و حرفت پاکستان چوہدری نذیر احمد خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں دفاع، مرکزی انجینئرنگ صنعت و حرفت، انہار، ریلوے تار ڈاک امداد باہمی، اور زراعت کے محکموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

مسٹر محسن علی صدر ٹیکنیکل کمیٹی نے اس امر کا انکشاف کیا کہ پچھلے سال ۱۷۰۰ دیہات ۴ ہزار مویشی اور ۵ لاکھ من گندم سیلاب کی نذر ہوئے ہیں ۶۵ میل سڑکیں اور ۲۷ میل ریلوے لائن تباہ ہوئی۔

آپ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے ٹیکنیکل کمیٹی کے کام کا بھی ذکر کیا اور اس نقصان کی تلافی کے لئے جس قدر رقم مطلوب ہے۔ اس کی تفصیل بھی بتائی۔

صدر کمیشن نے پنجاب کے باشندوں کے حوصلہ کی داد دی۔ اور جس ہمدردی کے ساتھ پاکستان کی حکومت نے مدد کی۔ اس کا بھی آپ نے ذکر کیا

اجلاس میں مختلف محکموں کی سکیموں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے رقومات وقف کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ صدر نے اسبات پر زور دیا کہ سیلاب کی روک تھام کے لئے جو سکیم بنائی جائے۔ اس کی تفصیلات سے پنجاب اور مرکزی حکومتوں کو مطلع کیا جائے

## عرب میڈیکل کانگریس کے منصوبے

بیروت۔ ۲۷ اپریل۔ جولائی میں لبنان میں منعقد ہونے والی عرب میڈیکل کانگریس کے سیکرٹری ڈاکٹر فواد غوث کانگریس کے ایجنڈا کے انتظامات مکمل کرنے کے لئے عرب دارالحکومتوں کے دروازہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ کانگریس میں تقریباً ۷۵۰ عرب ڈاکٹر شریک ہوں گے۔ (اسٹار)

## پرمٹ سسٹم پر غور کرنے کیلئے کانفرنس

کراچی ۲۷ اپریل۔ ہندوستان سے پاکستان میں جودھپور کے راستے مسلمانوں کی آمد اور ہندوستان جانے والے مسلمانوں کے لئے پرمٹ حاصل کرنے کے سلسلہ میں مشکلات چند ایسے مسائل ہیں جن پر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ جو عنقریب منعقد ہو رہی ہے اگرچہ ابھی تک سرکاری طور پر پاکستان کی حکومت کو ہندوستان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ تاہم ہندوستان کی طرف سے اس تجویز کو منظور کر لینے کی خبر سے کراچی میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ عوام کو توقع ہے۔ کہ کافی حد تک وہ مشکلات دور ہو جائیں گی جن کا سامنا عوام کو کرنا پڑ رہا ہے۔

## نئی لبنانی قونصل

بیروت ۲۷ اپریل۔ ایک صدارتی حکم کے تحت سید طانوس کرام کو ادس ابابا میں اعزازی لبنانی قونصل مقرر کیا ہے۔ ادیس ابابا میں ابھی قونصل ڈی منتقل ہوں گے۔ (اسٹار)